Digitized By Khilafat Library Rabwah

146

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۰

اَلْفَضْل

روزنامہ قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی

یوم پنجشنبہ

[illegible]

جلد ۳۰ | ۱۵ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش | ۴ ماہ شوال ۱۳۶۱ ھ | ۱۵ ماہ اکتوبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۲۴۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ اخاء ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۶½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ۔

کل عید الفطر کی تقریب خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیر وخوبی سرانجام پائی۔ ۱۰½ بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پیدل عید گاہ میں تشریف لائے۔ جبکہ مردوں۔ عورتوں اور بچوں کا بہت بڑا اجتماع وہاں ہو چکا تھا۔ قریباً ۵ منٹ توقف کرنے کے بعد حضور نے نماز عید پڑھائی اور پھر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہم میں سے ہر شخص کو قرآن کریم کا ترجمہ آنا چاہیئے۔ تاکہ اس رنگ میں مساوات قائم ہو جائے اس کے بعد حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور پھر خدام کو شرف مصافحہ بخشا ؏

روزنامہ الفضل قادیان — ۴ ماہ شوال ۱۳۶۱ھ

قہر الٰہی نازل کرنے سے قبل خدا نے دنیا کو متنبہ کرنے کیلئے کیا کیا؟

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں بتایا گیا ہے۔ کہ موجودہ جنگ خدا تعالےٰ کی طرف سے اتنا بڑا عذاب اور قہر ہے جس کی مثال کیا بلحاظ وسعت اور کیا بلحاظ تباہی و بربادی ازمنہ ماضیہ میں نہیں مل سکتی۔ اور یہ ایسی بین اور واضح حقیقت ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ لیکن افسوس کہ عام مسلمان جہاں اس بات کا اعتراف کر رہے ہیں۔ کہ "درحقیقت انسانی ہاتھ کے پردے میں خدا کا دست قہر وجلال کام کر رہا ہے" اور "جنگ وجدال کی صورت میں انسان پر خدا کا قہر وعتاب نازل ہو رہا ہے"۔ وہاں باوجود اس کے کہ خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد قرآن مجید میں موجود ہے وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا وہ اس بات پر غور نہیں کرتے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جب دنیا پر اس قدر شدید عذاب اور قہر الٰہی مسلط ہو رہا ہے۔ تو وہ رسول کہاں ہے جس کا اس قسم کے عذاب سے قبل مبعوث ہونا خدا تعالےٰ کے کلام سے ثابت ہے؂

اس اصل کو ضروری بلکہ لازمی سمجھتے ہوئے اور اس کے انکار کی کوئی گنجائش نہ پاتے ہوئے بعض اوقات کہہ دیا جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد اب کسی اور نبی کی بعثت کی ضرورت نہیں۔ اور عالمگیر عذاب آنے سے قبل نبی کے مبعوث ہونے کا جو ذکر ہے۔ اس سے مراد آپ کی ہی ذات والاصفات ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے ایک عرصہ بعد دنیا میں ضلالت اور گمراہی پھیلی یا نہیں۔ جب رسول کی بعثت کی غرض وغایت ہی یہ ہوتی ہے۔ کہ گمراہوں اور ضلالت کے گڑھے میں گرے ہوئے انسانوں کو سیدھا رستہ دکھائے۔ اور خدا تعالےٰ کا قہر وعذاب نازل ہونے سے قبل ان کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائے۔ تا جو اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لیں۔ وہ عذاب کا براہ راست ہدف بننے سے بچ جائیں اور جو عذاب میں مبتلا ہوں۔ وہ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ ہم بے خبری میں مارے گئے ہمیں اگر کوئی صراط مستقیم دکھانے والا ہوتا۔ اور خدا کے غضب سے ڈراتا۔ تو ہم ضرور اپنی اصلاح کر لیتے۔ تو بتایا جائے۔ کہ موجودہ زمانہ میں جن لوگوں کو قہر الٰہی میں مبتلا کیا گیا۔ ان کے متعلق یہ بات کس طرح پوری ہوئی بے شک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی ایسے نبی کے مبعوث ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ جو اسلام کے سوا کوئی اور تعلیم پیش کرے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور پیروی سے بے نیاز ہو۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو تعلیم نازل ہوئی۔ وہ نہایت ہی مکمل اور قیامت تک کے لئے ہے۔ لیکن ایسے نبی کی بعثت کی یقیناً ضرورت ہے۔ جو آپ کی شریعت اور آپ کی تعلیم پر چلنے کے لئے دنیا کو دعوت دے۔ کیونکہ دنیا آپ کی تعلیم کو بھول چکی۔ حتےٰ کہ مسلمان کہلانے والے بھی نام کے مسلمان رہ گئے۔ اور اصل اسلام سے ناواقف ہو گئے ہیں؂

پس جب دنیا کو اس لئے قہر الٰہی کا مورد بنایا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے خالق و مالک سے بغاوت اختیار کر چکی ہے اور خدا کے قہر کی عریاں تلوار اسی وقت نیام میں جا سکتی ہے۔ جب انسان اس بغاوت وسرکشی سے تائب ہو۔ تو ضروری ہے کہ تائب ہونے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے اعلان بھی کیا جائے۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ ایسا اعلان اپنے مامور اور مرسل کے ذریعہ ہی کیا کرتا ہے۔ پس سنت اللہ اس بات کی متقاضی ہے اور کلام اللہ سے ثابت ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں بھی اس غرض کے لئے خدا تعالےٰ کسی کو مبعوث کرتا۔ چنانچہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا اور آپ نے کھول کھول کر دنیا کے رہنے والوں کو بتایا۔ کہ اپنی اصلاح کر لو۔ اپنے خالق کو راضی کر لو۔ اس کے غضب کو بھڑکانے والے طریق عمل کو چھوڑ دو۔ ورنہ نہایت شدید عذاب میں مبتلا کئے جاؤ گے۔ چنانچہ آپ نے آج سے کئی سال قبل اعلان فرمایا:۔

"یاد رہے۔ کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو۔ کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی۔ کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی۔ کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا۔ کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے۔ اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ دروازے پر ہیں۔ کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی۔ اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی

کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام محبت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں۔ ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہو گا۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ" حقیقۃ الوحی صد ۲۵۶-۲۵۷

ان سطور میں خدا تعالےٰ کے غضب اور قہر کا جو نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ آج غور و فکر کرنے والا ہر شخص اسکو پورا ہوتا دیکھ رہا ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے بیسیوں بار لوگوں کو خدا تعالےٰ کے غضب اور قہر سے بچنے کی نہایت ہی دردمندانہ تلقین فرمائی۔ مگر دنیا نے کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور وہ ہولناک وقت آ گیا۔ جب ہر شخص پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ موجودہ جنگ خدا کا قہر اور عذاب ہے۔ جو سرکش اور باغی لوگوں کے لئے بھڑک رہا ہے۔ اور انہیں اور ان کے اموال کو بھسم کر رہا ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ولی بننے کے خواہشمند سچی کوشش اور جدوجہد سے کام لیں

دیکھو دس روپیہ کا مقدمہ بھی ہو تو انسان اپنی عقل پر بھروسہ نہیں کرتا۔ بلکہ دوسروں سے مشورہ لیتا ہے۔ اور ان پر بھروسہ کرتا ہے۔ پھر وکیل تلاش کرتا ہے۔ وکیل بھی اعلےٰ درجہ کا۔ پھر حکام رس لوگوں کی تلاش کرتا اور ان کی خوشامد کرتا اور جائز و ناجائز وسائل کے استعمال سے بھی نہیں چوکتا۔ جب ایک تھوڑی سی متاع کے لئے وہ اس قدر جدوجہد اور کوشش کرتا ہے پھر اسے شرم کرنی چاہیئے۔ کہ دین کے لئے اس کا دسواں حصہ بھی سعی نہیں کرتا۔ اور چاہتا ہے۔ کہ اسرار دین اس پر کھل جائیں۔ اور وہ دم زدن میں ولی بن جائے۔ چند منٹ کے لئے ایک شخص ہماری مجلس میں آ کر بیٹھتا ہے۔ اور باہر نکل کر فتوے دیتا ہے۔ کہ میں نے سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ یہ سب کچھ دوکانداری ہے۔ ہم ایسے فتووں اور ایسی راؤں کی کیا پروا کریں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی وحی اور الہام کے مقابلہ میں جو روشن نشانوں اور دلائل کے ساتھ ہو رہا ہے۔ ایسی بے سروپا راؤں اور فتووں کی کیا وقعت ہو سکتی ہے مگر ایسی رائے دینے والوں کو مرنے کے بعد پتہ لگ جائے گا۔ کہ ان فتووں کی کیا حقیقت ہے؟ اس وقت سارے پردے اور حجاب اٹھ جائیں گے۔ اور حقیقت کھل جائے گی۔ میں دنیا کی حالت پر سخت تعجب اور افسوس کرتا ہوں۔ کہ اگر کسی کو کہہ دیا جائے۔ کہ تجھے جذام کا اندیشہ ہے۔ تو وہ طبیب تلاش کرتا ہے۔ اور نسخے پر نسخے استعمال کرتا چلا جاتا ہے۔ مگر میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ دنیا کی بیماری کے لئے تو یہ جدوجہد کی جاتی ہے۔ پر اس کے مقابلہ میں دین کے لئے کوئی فکر اور کوشش نہیں کی جاتی۔ جوئندہ یابندہ ایک عام مثل ہے۔ مگر اس کے لئے یہ بھی تو ضروری ہے۔ کہ جو سچی تلاش اور طلب کا حق ہے وہ ادا کرے" (الحکم ۱۳ مئی ۱۹۰۲ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اظہار تشکر

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے۔ سی۔ ایس۔ آئی انڈین ایجنٹ جنرل فار چائنا کے خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت چین سے تشریف لانے پر یہ اشعار عرض کئے گئے ہیں۔

آتا ہے چین سے تو اے نوجواں سپاہی
مجھ کو ذرا بتانا رکھے تجھے الٰہی

مشرق کی بستیوں کا کیا حال ہو رہا ہے
سنتے ہیں امن ان کا پامال ہو رہا ہے

کیا ان بلاؤں پر بھی خلق خدا ہے غافل
توحید کی طرف کیا اب بھی نہیں ہے مائل

حق سے ہے دور دنیا اور مادیت کی قائل
آہ بے نصیب دنیا کیونکر ملے گا ساحل

طوفاں بپا ہے ہر سو گردش میں کل جہاں ہے
توبہ کرو پیارو اس میں ہی اب اماں ہے

آنکھیں ظفر ہماری تیری طرف لگی تھیں
تیرے لئے دعائیں دل سے نکل رہی تھیں

یارب ہمارا بھائی تیری اماں میں ہو
ہر ایک اس کی سعی احمد کی شان میں ہو

مخدوش یہ سفر ہے اور رہ میں راہزن ہے
رکھ اس پہ اپنا سایہ وہ شمع انجمن ہے

صد شکر اس خدا کا جس نے سنی ہماری
بر لایا جو مرادیں ہم خادموں کی ساری

ترا ظفر ہو رتبہ دنیا میں روز افزوں
فتح و ظفر کا سہرا سر پہ ہے تیرے موزوں

خاکسار۔ عبد الحکیم احمدی۔ از نئی دہلی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

جمعرات اور پیر کے دن نفلی روزے رکھے جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور ہر سال رمضان کے بعد جماعت کو جو سات نفلی روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔ اب کے یہ روزے جمعرات ۱۵ اکتوبر سے شروع کئے جائیں۔ اور اس کے بعد ہر پیر اور جمعرات کو روزے رکھ کر سات روزے پورے کئے جائیں۔ حضور کا ارشاد ہے۔ کہ ان ایام میں ہندوستان اور احمدیت کے جنگ کے نقص سے محفوظ رہنے۔ تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کے لئے خاص برکات کے حصول اور اس تحریک کی پائیدار اور شاندار قربانی کیلئے دعائیں کی جائیں۔

لنڈن میں عید الفطر کی تقریب سعید

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے:۔

حسب معمول عید الفطر کی تقریب سعید منائی گئی۔ خطبہ روزہ کے فوائد اور احکام الٰہی کی پُرخلوص تعمیل کی ضرورت پر مشتمل تھا۔ تین پریس ایجنٹوں کے نمائندے موجود تھے۔ انہوں نے کئی فوٹو لئے۔ لفٹنٹ چوہدری محمد اشرف صاحب اور صوبیدار سلیم اللہ صاحب

[illegible]

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات حضرت پیر افتخار احمد صاحب مہاجر

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف۔ قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(۱۰)

والد صاحب کی وفات سے تھوڑا عرصہ بعد حضرت اقدس تعزیت کے لئے لدھیانہ تشریف لائے۔ تھوڑی دیر قیام فرمایا۔ والد صاحب مرحوم کی محبت۔ اخلاص اور دینی خدمت کا ذکر فرماتے رہے۔ پھر حضور علیہ السلام نے معہ حاضرین دُعا فرمائی۔ حضور علیہ السلام نے قرآن شریف کی آیت وکان ابوھما صالحًا پڑھ کر فرمایا۔ کہ ان دونوں بچوں پر مہربانی کرنے کی یہ وجہ تھی۔ کہ ان کا باپ صالح تھا۔ ہم بھی اپنے باپ کے ویسے ہی لڑکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر بھی فضل فرمائے۔ (آمین)

(۱۱)

یہ وقت بھی گزر گیا۔ کچھ مدت بعد حضور علیہ السلام کے ہاں صاحبزادہ بشیر احمد صاحب (بشیر اول) متولد ہوئے حضور انور کا خط احباب لدھیانہ کے نام عقیقہ میں شمولیت کے لئے آیا جس میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا تھا۔ کہ عقیقہ کا ساتواں دن اتوار کو پڑتا ہے۔ مگر کچھ قدرتی اسباب ایسے پیدا ہو گئے۔ کہ عقیقہ بجائے اتوار کے پیر کے دن ہو گا جس سے یہ الہام دو شنبہ مبارک دوشنبہ پورا ہوتا ہے۔ ہم سب احباب لدھیانہ سے قادیان پہونچے۔ یہ سفر قادیان کا میرا پہلا سفر تھا۔ اس سے پہلے میں نے قادیان کو نہیں دیکھا تھا۔ مہمان مسجد اقصےٰ میں ٹھہرے۔ عقیقہ میں ایک یا دو دن باقی تھے۔ کہ بارش شروع ہو گئی۔ اور تین دن لگاتار برستی رہی۔ قادیان کے چاروں طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ صاحبزادہ بشیر احمد (اول) کا عقیقہ بیت الفکر میں ہوا۔ جو کہ بیت الذکر یعنی مسجد مبارک کے ساتھ کا حضور انور کے دولت خانہ کا کمرہ ہے۔ اور جس کا دروازہ مسجد مبارک کے دہنی طرف اب تک موجود ہے۔ حاضر مہمانوں کی تعداد اتنی تھی۔ کہ بیت الفکر میں گنجائش ہو گئی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ صاحبزادہ بشیر احمد اول مولوی رحیم بخش صاحب کی گود میں تھے۔ جس وقت کہ حجام نے ان کے سر کے بال اُتارے۔ یہ مولوی رحیم بخش مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے والد تھے عقیقہ کے بعد ایک دو دن مہمان ٹھہرے۔ پانی کا وُہی عالم تھا۔ اگرچہ بارش بند ہو گئی تھی۔ لیکن راستہ پانی سے لبریز تھا۔ یکہ پر اسباب لاد کر احباب پا پیادہ روانہ ہوئے حضور علیہ السلام نے پلاؤ کی ایک دیگ ساتھ کر دی تھی۔ مجھے یاد ہے۔ کہ بٹالہ کے راستہ میں بعض جگہ پانی کمر تک پہونچ جاتا تھا۔ یکہ کے پہیے پانی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اسی حال میں ہم بٹالہ کے اسٹیشن پر پہونچے۔ اسٹیشن بٹالہ پر حضرت میر ناصر نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ دو دن سے پانی کی وجہ سے رُکے ٹھہرے تھے جب ہم سٹیشن پر پہونچے۔ تو حضرت میر صاحب کی رخصت بھی ختم ہو چکی تھی۔ وُہ بھی ہمارے ساتھ ریل پر واپس ہو گئے۔

(۱۲)

کچھ عرصہ بعد حضرت اقدس معہ اہل بیت لدھیانہ تشریف لے گئے۔ اور ہمارے مکان کے بالکل متصل ایک مکان میں فروکش ہوئے اور بیعت کا اعلان کیا۔ اور اعلان میں پتہ بھی مقام لدھیانہ متصل مکان حاجی احمد جان صاحب مرحوم تحریر فرمایا۔ تاریخ مقررہ پر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور باقی احباب بیعت کرنے والے حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وُہ کمرہ جو کہ اب دارالبیعت کے نام سے موسوم ہے بیعت لینے کے لئے تجویز فرمایا۔ سب سے پہلے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔ اور بیعت لی۔ ان کے بعد ایک آتا۔ اور بیعت کر کے باہر چلا جاتا۔ اور دوسرے کو اندر بھیجتا۔ اسی طرح حضور انور نے ایک ایک کی جدا جدا بیعت لی۔ یہاں تک کہ سارے دوست بیعت کر چکے۔ اور کچھ عرصہ بعد حضور علیہ السلام قادیان تشریف لے گئے۔

(۱۳)

یہی زمانہ میری ہمشیرہ صغریٰ بیگم کی شادی کا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رشتے کے متعلق خط بھیجا۔ بفضلہ تعالیٰ بات قرار پا گئی۔ حضور علیہ السلام معہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور دیگر احباب شادی کے لئے لدھیانہ تشریف لائے۔ اور بعد نکاح معہ دُلہن واپس تشریف لے گئے۔

(۱۴)

اس کے کچھ عرصہ بعد بحمد اللہ تعالیٰ ۱۸۹۲ء میں میں معہ اہل و عیال لدھیانہ سے قادیان آ رہا۔ اور حضور علیہ السلام نے اپنی رہائش کے مکان میں ہی ہمیں جگہ دی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے حال پر بڑی مہربانی فرماتے تھے۔

(۱۵)

ایک روز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے فرمایا۔ کہ انسپکٹر مدارس آیا ہوا ہے اس سے کہو۔ کہ قادیان کے سکول میں تم کو رکھ لے۔ اس وقت یہاں قادیان میں سوائے سرکاری پرائمری سکول کے اور کوئی سکول نہ تھا۔ اور اس وقت بھی وُہ سکول اسی حالت میں اور اسی جگہ جاری تھا۔ جہاں اب ہے (اب یہ سکول بند ہو گیا ہے خاکسار مرتب) عجیب بات ہے کہ حضور نے نہ تو مجھے کوئی سفارش لکھ کر دی۔ نہ میں نے حضورؑ کی خدمت میں اس کے متعلق عرض کیا۔ کہ حضورؑ سفارش لکھ دیں۔ نہ حضور کی انسپکٹر سے ملاقات ہوئی اور نہ وُہ آپ کے معتقدین یا ارادتمندوں میں سے تھا۔ میں نے محض حضور کے ارشاد کی تعمیل میں انسپکٹر سے مل کر کہا۔ کہ آپ مجھے قادیان کے پرائمری سکول میں مدرسی کی آسامی دے دیں۔ انہوں نے میری تعلیم وغیرہ کا حال پوچھا۔ اور کہا۔ بہت اچھا۔ میں جا کر حکم بھیج دوں گا۔ چنانچہ اس نے قادیان سے جا کر میری تعیناتی کے متعلق باضابطہ کارروائی کی۔ اور میں قادیان کے سکول میں مدرس ہو گیا۔

ان دنوں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خورد سال تھے۔ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ کہ میاں کو بھی سکول لے جایا کرو۔ میں حضرت اقدس کے ارشاد کے مطابق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی ساتھ لے جایا کرتا تھا۔

(۱۶)

اس کے بعد ۱۸۹۳ء میں) حضور علیہ السلام معہ اہل بیت عبد اللہ آتھم کے مباحثہ کے لئے امرتسر تشریف لے گئے۔ اور مجھے اپنے زنانہ مکان میں رہنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ حضور علیہ السلام جب واپس تشریف لائے تب ہم اپنے اُس مکان میں جو حضور نے ہم کو رہنے کے لئے دیا ہوا تھا واپس آ گئے۔

(۱۷)

جب آتھم والی پیشگوئی کے پندرہ مہینے قریب اختتام ہوئے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بڑی مسجد میں جا کر پیشگوئی کے لئے دُعا کریں۔ مجھے یاد ہے۔ کہ ہم سب خدام بڑی مسجد میں جا کر علیحدہ علیحدہ دُعا میں مصروف ہو گئے۔ احباب کی تضرعانہ دعاؤں اور ان کے رونے سے مسجد میں ایک شور پڑا ہوا تھا۔ مجھے وُہ وقت بھی یاد ہے۔ کہ پندرہ مہینے کے آخری دن کو صبح کی نماز کے بعد حضور علیہ السلام نے مسجد مبارک میں فرمایا۔ کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے۔ اطّلع اللّٰہ علٰی ھَمِّہٖ وغمّہٖ۔ اس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صرف الہام سُنایا۔ زیادہ تفسیر نہیں فرمائی۔ یا ممکن ہے۔ کچھ تفسیر فرمائی ہو۔ اور مجھے یاد نہ رہی ہو۔ بہر حال یہ الہام تو بلفظہٖ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ میں پانچ سال کے قریب عرصہ تک قادیان میں رہا۔ پھر معہ اہل و عیال لدھیانہ چلا گیا۔ اس عرصہ میں سالانہ جلسوں پر معہ عیال آتا رہا۔

(۱۸)

پھر سنہ ۱۹۰۱ء میں مع اہل و عیال قادیان ہجرت کر کے آ گیا۔ اور بفضل خدا یہیں رہا۔ سنہ ۱۹۰۲ء میں حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اقدس کی اجازت سے محرری کے کام پر مجھے رکھ لیا۔ لنگر اور سکول کا چندہ اور حضرت اقدس کے خطوط کا جواب لکھنا میرے سپرد تھا بفضل خدا مسلسل ڈاک کا کام کرتا رہا یہاں تک کہ سنہ ۱۹۲۷ء میں بموجب قواعد ریٹائر ہو گیا۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوؤں کے عہد حکومت کی ایک جھلک

ہندو قوم کو اپنی گزشتہ تاریخ اور اس زمانہ کے بزرگوں پر بڑا ناز ہے۔ بالخصوص اس زمانہ کو جب ہندوستان میں ہندوؤں کی حکومت تھی۔ وہ ایک آئیڈیل زمانہ قرار دیتے۔ اسے رام راجیہ کہتے۔ اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ہمیں ان کے ان دعاوی کے متعلق اس وقت کچھ نہیں کہنا۔ بلکہ صرف یہ بتانا ہے۔ کہ اتنی تعریفوں کے ساتھ وہ جو تصویر اس زمانہ کی حکومت اور ان بزرگوں کی خود پیش کرتے ہیں۔ وہ کوئی ایسی دلکش اور حسین نہیں۔ کہ اس پر فخر کرنے میں وہ حق بجانب نظر آسکیں۔ کون نہیں جانتا۔ کہ وہ اپنے روحانی پیشواؤں اور مذہبی بزرگوں میں حضرت کرشن کا درجہ بہت بلند سمجھتے ہیں لیکن اس دعوے کے ساتھ وہ ان کے کیرکٹر کا جو عملی حصہ دنیا کے پیش کرتے ہیں۔ وہ اس عظیم الشان بزرگ کے مقام کے بالکل منافی اور مزیل شان ہے۔ یہی رویہ ان کا اپنے سیاسی اور ملکی رہنماؤں کے متعلق ہے۔ ۱۱ر اکتوبر کے ملاپ میں چندر گپت کے زمانہ کے ایک برہمن پالیٹیشن چانکیہ نام کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بعض عجیب و غریب باتیں درج ہیں چنانچہ لکھا ہے۔

"اگر ہندوؤں میں اپنی پراچین پستکوں کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو جائے تو انہیں معلوم ہو جائے۔ کہ آج کے یورپ کی ڈپلومیسی قدیم ہندوؤں کی ڈپلومیسی کے مقابلہ میں کچھ چیز نہیں۔ یورپ والوں نے اس بارہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ اس کے لئے وہ ہندوؤں کی ان کتابوں کے مرہون منت ہیں" اس کے بعد چانکیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ "اگر یہ شخص آج زندہ ہوتا۔ تو یورپ کے ڈپلومیٹک اس کے سامنے دو زانو ہونا اپنے لئے باعث فخر سمجھتے" پھر اس کی تصنیف "چانکیہ نیتی" کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے "اس میں سازشوں۔ جاسوسی۔ دشمن میں نفاق ڈالنا۔ ففتھ کالم پیدا کرنا وغیرہ کوئی ایسی چال نہیں۔ جو اس میں درج نہیں"۔ چانکیہ کے جاسوسوں کو جو ہدایات دی جاتی تھیں۔ ان کی تفاصیل ملاحظہ ہوں۔

"ہمسایہ کی ریاستوں میں رقابت حسد اور لڑائی کی وجوہات معلوم کریں۔ اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اس نفاق کو بڑھانے کے لئے پروپیگنڈا کریں۔ کہ فلاں ریاست کا افسر تمہاری مخالفت کرتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ ان ریاستوں کے افسروں اور عہدہ داروں سے طوائفوں ناچنے اور گانے والی لڑکیوں کے ذریعہ لڑائی کے بھید معلوم کئے جائیں پھر ان میں سے کسی عورت کو دوسری ریاست کے کسی اعلیٰ افسر کے پاس بھیجکر اپنے جاسوسوں کے ذریعہ مشہور کیا جائے۔ کہ فلاں افسر نے اسے زبردستی اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ جب دونوں پارٹیوں میں لڑائی ہو جائے۔ تو کسی اعلیٰ افسر کو مار کر مشہور کر دیا جائے۔ کہ دوسری ریاست والوں نے اسے مار ڈالا ہے"

"اپنی سلطنت میں سی۔ آئی۔ ڈی کا جال بچھانے کے علاوہ چانکیہ نے دوسری ریاستوں میں بھی پانچواں کالم قائم کر رکھا تھا۔ یہ لوگ سنیاسیوں۔ بیراگیوں گھروں میں کام کرنے والے ملازموں سوداگروں اور دوکانداروں اور سادھوؤں کے بھیس میں رہتے تھے۔ دوسرے لوگوں کا کام زہر ملانا اور آگ لگا دینا تھا۔ یہ لوگ دشمن کے گزرنے کے رستوں میں زہریلی گیس چھوڑ دیتے تھے۔ یا مخالف راجا کے باورچی سے مل کر اس کے کھانے میں زہر ملا دیتے تھے۔ پانچویں کالم میں عورتیں بھی کام کرتی تھیں۔ جو سادھوؤں کا بھیس دھارن کر لیتی تھیں نرسیں بن جاتی تھیں یا ناچنے اور گانے والیوں اور طوائفوں کے بھیس میں کام کرتی تھیں۔ اس کے علاوہ ایک خاص قسم کی عورتوں سے بھی کام لیا جاتا تھا چانکیہ نیتی کے متعلق انہیں بچپن سے ہی زہر کھلا کر ان کی پرورش کی جاتی تھی۔ یہ عورتیں دشمن کے افسروں پر محبت کے ڈورے ڈالتی تھیں۔ جب کوئی افسر۔ راجا یا وزیر ان کے جال میں پھنس جاتا۔ اور شادی کر لیتا یا ناجائز تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کرتا تو ان کے جسم کے زہر سے مر جاتا یا کوڑھی ہو جاتا"

یہ وہ مختصر سا خاکہ ہے۔ جو اس زمانہ میں جسے رام راجیہ کا نام دیا جاتا ہے رائج تھا اس پر غور کرنے سے ہر شخص بآسانی اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ یہ قوم اپنے دشمن کو نقصان پہونچانے کے لئے کیسی کیسی شرمناک حرکات کی مرتکب ہو سکتی ہے۔ دشمن کی تخریب اور اسے کمزور کرنے کے لئے مرد جاسوسوں کے فرائض میں سے اخلاق دیانت داری اور راستبازی کے حصہ کو جس طرح الگ رکھا گیا ہے۔ اسے اگر نظر انداز بھی کر دیا جائے۔ تو عورتوں سے متعلقہ فرائض پر غور کر کے تو ایک شریف انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میدان جنگ میں مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے دشمن کو تباہ کرنے کی بجائے عورتوں کے ذریعہ اسے ہلاک یا مغلوب کرنے کی کوشش کرنا ایک ایسا مکروہ فعل ہے جسے کوئی بھی پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھ سکتا۔ اور پھر اپنی سیاسی اغراض کی تکمیل کے لئے ان کا طوائفوں کی زندگی بسر کرنے پر آمادہ ہو جانا اور دشمن کے افسروں سے ناجائز تعلقات پیدا کرنا تو ایسے کارنامے ہیں۔ کہ آج کل بھی یورپ کی جاسوس عورتیں ملکی خدمت کے اس بلند مقام پر شاید ہی پہونچ سکتی ہوں یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ اس زمانہ کی باتیں ہیں۔ جب یہاں ہندو ہی ہندو آباد تھے۔ کوئی دوسری قوم نہ تھی۔ اور پھر یہ ایک شخص کی زندگی تک ہی محدود انتظام نہ تھا۔ بلکہ ایک لمبے عرصہ تک زیر عمل رہا۔ چنانچہ معاصر ملاپ نے بتایا ہے۔ کہ

"پرتھوی راج چوہان تک چانکیہ کا یہ سسٹم ایک یا دوسری صورت میں موجود رہا لیکن بعد میں ہندو حکمرانوں کے آپس کے جھگڑے ہی اس قدر بڑھ گئے۔ کہ چانکیہ کی نیتی پر عمل کرنا تو درکنار وہ اپنی سلطنت کو بھی برقرار نہ رکھ سکے"

آج ہندوستان کی ہندو اکثریت چاہتی ہے۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے حصول میں مسلمان اپنے حقوق کے تحفظ اور اپنی آزادی کے سوال کو نہ اٹھائیں۔ بلکہ جنگ آزادی میں کود پڑیں۔ اور ان پر اعتماد کریں۔ کہ جنگ کے بعد وہ ان کے حقوق تلف نہ کریں گے۔ لیکن مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ جب ہندو ریاستیں دوسری ہندو ریاستوں کے ساتھ اس قسم کا شرمناک اور تباہ کن سلوک روا رکھتی تھیں۔ اور ایک دوسری کو مٹا کر اپنی سلطنت کی توسیع میں لگی رہتی تھیں۔ تو مسلمانوں کو ان سے جس سلوک کی امید رکھنی چاہیئے۔ اور ان پر جس حد تک اعتبار کرنا چاہیئے۔ اس کا اندازہ مشکل نہیں خصوصاً اس صورت میں کہ آج ہندو قوم ان باتوں کی مذمت نہیں کرتی۔ اور ان کے واضح اور صاف طور پر نامناسب حصوں سے اظہار بیزاری کرنے کے بجائے انہیں اپنے اسلاف کے شاندار کارناموں کی حیثیت میں فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ آج کل سیاسی تحریکات میں ہندو عورتوں کے پیش پیش رہنے پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حتی کہ بعض ہندوؤں کو بھی اس پر اعتراض ہے۔ لیکن یہ سب ہندو تاریخ سے ناواقفی کا نتیجہ ہے۔ اگر انہیں معلوم ہو۔ کہ ہندو عورتیں ازمنہ ماضیہ میں کیسی کیسی نازک خدمات سرانجام دیتی تھیں۔ تو وہ اس زمانہ کی عورتوں کے محض خلاف قانون جلسوں اور جلوسوں کے انعقاد یا پکٹنگ وغیرہ تک اپنی سرگرمیوں کو محدود رکھنے کو غنیمت سمجھیں۔ بہرحال ہمارے ہندو بھائیوں کو سوچنا چاہیئے۔ کہ اس زمانہ میں جبکہ سیاسی اتحاد کی اہمیت روز افزوں ہے۔ اس قسم کے واقعات کی اشاعت جہاں ہندو قوم کے اندر دوسری قوموں کے خلاف جذبۂ تنافر میں اضافہ کا موجب ہو سکتی ہے وہاں دوسری قوموں کے دلوں میں ہندوؤں کے متعلق شدید شکوک و شبہات پیدا کر سکتی ہے۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی"

۱۷ – ۱۸ اخاء ۱۳۲۱ ہش
اکتوبر ۱۹۴۲ء

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر کی توقع ہے انشاء اللہ

ورزشی مقابلے

مرکزی انتخابات

شوریٰ

تربیتی اجتماع

تلقینِ عمل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا گذشتہ اجتماع کے متعلق ارشاد

میں اُن خدام کو توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس جلسہ میں نہیں آئے افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اور انہیں بتانا چاہتا ہوں۔ کہ خدام الاحمدیہ کی غرض اُن میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ

"وہ احمدیت کے خادم ہیں"

"احمدیت کے خادم" کا فرض

"مجلس خدام الاحمدیہ میں جو بھی شامل ہو۔ وہ یہ اقرار کرے کہ میں آئندہ یہی سمجھونگا کہ احمدیت کا ستون میں ہوں اور اگر میں ذرا بھی ہلا۔ اور میرے قدم ڈگمگائے۔ تو میں سمجھونگا کہ احمدیت پر زد آگئی۔"

خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع

"میں اُمید کرتا ہوں کہ وہ استقلال اور ہمت سے کام کرینگے اور ایسے رنگ میں کرینگے کہ ساری جماعت کو شامل کر سکیں .... اُن کو ایسے رنگ میں کام کرنا چاہئیے۔ کہ وہ ساری جماعت پر حاوی ہو۔ اور مستقل حیثیت اختیار کر سکے۔"

"اگر تم یہ کام کرو۔ تو گو دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے (اور اس دنیا کی زندگی کی حقیقت ہی کیا ہے چند سال کی زندگی ہے۔ اور بس) مگر خدا تمہارا نام جانیگا۔ اور جس کا نام خدا جانتا ہو۔ اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

(ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کتاب آئینۂ غلو و اختلاف کی حقیقت

(۱)

چند دن ہوئے میں نے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تصنیف کردہ کتاب "آئینۂ غلو و اختلاف" دیکھی۔ اس میں جماعت احمدیہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اختلافات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحیح مسلک پہ نہیں چل رہی۔ اور دونوں کے عقائد میں زمین و آسمان کا اختلاف ہے۔ اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو نہایت ہشیاری سے ایسے طور پہ پیش کیا گیا ہے۔ کہ گویا وہ اپنا مدعا ثابت کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ مگر اس میں درج شدہ اقتباسات کے سیاق و سباق کو دیکھنے سے ان دلائل کے ہوائی قلعے دھڑام سے گر پڑتے ہیں۔ اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس کتاب میں درج شدہ جماعت احمدیہ کے عقائد کے متعلق جو مغالطے دئیے گئے ہیں۔ ان کو دور کر کے اصل حقیقت واضح کروں۔

ڈاکٹر صاحب اس کتاب کے صفحہ ۷۵ و ۷۶ میں لکھتے ہیں۔ قادیانی مفسرین آیت وبالاٰخرۃ ھم یوقنون کی تفسیر میں آخرۃ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نازل ہونے والی وحی نبوت مراد لیتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عقائد کے بالکل خلاف ہے۔ اور اس امر کے اثبات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو تحریریں پیش کی ہیں پہلی تحریر کتاب ایام الصلح صفحہ ۱۴۶ کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ وحی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہے۔ اس لئے حضرت مسیح علیہ السلام کس طرح آسمان سے نازل ہو سکتے ہیں۔ مگر کتاب ایام الصلح کی اشاعت ۱۸۹۹ء میں ہوئی۔ یعنے تبدیلی عقیدہ سے پہلے کی ہے۔ اس لئے اس کے متعلق تو کسی بحث کی ضرورت نہیں۔ ہاں دوسری تحریر تحفہ گولڑویہ کی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

"اگر حضرت مسیح سچ مچ زمین پہ اتر آئیں گے۔ اور پینتالیس برس تک جبرئیل وحی نبوت لے کر ان پہ نازل ہوتا رہے گا۔ تو کیا ایسے عقیدہ سے دین اسلام باقی رہ جائے گا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور قرآن کی ختم وحی پر کوئی داغ نہیں لگے گا"

اس تحریر کے متعلق واضح ہو۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے تمام دروازے بند ہیں۔ سوائے اس نبوت کے جو غیر تشریعی ہو۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ملی ہو۔ اور مدعی امتی ہو۔ اور وحیٔ قرآنی کے ماتحت ہو۔ اس جگہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو منقطع قرار دیا ہے تو اس سے مراد ایسی نبوت نہیں جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔ بلکہ مستقل نبوت ہے۔ جو حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کی طرف سے بلاواسطہ ملی تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے پچھلے صفحے پہ اس کی تصریح بھی فرما دی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"ماسوا اس کے بقول علماء مخالفین مہدی تو صرف چند سال رہ کر مر جائے گا۔ اور پھر عیسےٰ پینتالیس سال برابر دنیا میں رہے گا۔ حالانکہ وہ نہ امتی ہے۔ نہ قرآنی وحی کا پیرو ہے۔ بلکہ اس پر آسمانی وحیٔ نبوت نازل ہوتی ہے"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲۲)

اس عبارت سے واضح ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک ایسی نبوت کا انقطاع ہے۔ جو مستقل ہو۔ اور اس کا مدعی قرآنی وحی کا پیرو نہ ہو۔ لیکن ایسا نبی جو امتی ہو۔ اس کی نبوت کا انقطاع یہاں پہ مراد نہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیسیوں دوسری تحریرات سے امتی نبی کا آنا نہ صرف جائز ہے بلکہ آپ کی اپنی نبوت بھی ثابت ہے۔

سید مسعود احمد ابن حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ضروری اور غیر ضروری

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر فرمایا "لوگ غیر ضروری باتوں پر روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ امراء کے گھروں میں بیسیوں چیزیں ایسی رکھی رہتی ہیں جو کسی کام نہیں آتیں۔ مگر ان پر اس لئے روپے خرچ کرتے ہیں۔ کہ کبھی کسی مہمان کے آنے پر اس کے سامنے لائی جائیں۔ تو وہ دیکھ کر کہے۔ کہ اچھا خانصاحب! آپ کے پاس یہ چیز بھی موجود ہے۔ بس اتنی سی بات سن کر ان کا دل خوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ پچاس روپے کی رقم جو اس پر خرچ ہوتی ہے گویا اس طرح وصول ہو جاتی ہے۔ ایسی غیر ضروری چیزوں پر تو لوگ روپے خرچ کر دیتے ہیں۔ لیکن خدا تعالےٰ کی باتوں پر نہیں کرتے۔ ان کے متعلق کہہ دیتے ہیں کہ وہ دہرائی جاتی ہیں۔ حالانکہ اخبارات نہ صرف ان کے فائدہ کی چیزیں ہیں۔ بلکہ ان کی اولادوں کے لئے بھی ضروری ہیں"

شکریۂ تعزیت

میرے عزیزوں۔ دوستوں اور بزرگوں نے میرے والد محترم ڈاکٹر احمد خانصاحب مرحوم کی وفات پر مختلف مقامات سے بذریعہ خطوط جس ہمدردی اور محبت کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں ان سب کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اور ان سب سے اور نیز دیگر بزرگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے والد محترم کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا کرتے رہیں۔ میں علیحدہ علیحدہ سب کے خطوں کا جواب نہیں دے سکا جس کے لئے میں سب سے معافی کا خواستگار ہوں

خاکسار میر عطاء اللہ خان احمدی۔ ۹۔ہم جسونت بلڈنگ جودھ پور

اعلان نکاح

مورخہ ۸/۱۰ بعد نماز عشاء حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے مسماۃ مبارکہ بیگم دختر غلام نبی مرحوم کا نکاح مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر پر فضل الٰہی چغتائی ولد میاں امیر بخش صاحب چغتائی کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

محمد عبد اللہ خان صابر قادیان ۹/۱۰/۴۲

رشتوں کی ضرورت

ایک پرانے مخلص صحابی کے دو لڑکوں کے لئے رشتوں کی ضرورت ہے۔ لڑکے مبائع۔ احمدی۔ کنوارے اور بمشاہرہ پچاس اور ساٹھ روپے ماہوار ملازم ہیں۔ لڑکیاں تعلیم یافتہ اور امور خانہ داری سے واقف اور معزز خاندان سے ہوں۔

ا-۷ معرفت ڈاکٹر محمد اشرف
پی اے۔ پی ہسپتال بریڈ ڈ بارک۔ لاہور

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو ستر روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کو نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی ۸ قرص ایک روپیہ۔ پچاس قرص ۶ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

149
Digitized By Khilafat Library Rabwah

امتحان "سراج منیر" کی تاریخ میں تبدیلی

۲۵ راکتوبر کی بجائے یکم نومبر کو ہوگا

اعلان کیا جاتا ہے کہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج منیر" کا امتحان ۲۵ راکتوبر کو ہونا تھا۔ لیکن چونکہ اُس تاریخ کو نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد ہو رہا ہے۔ اسلئے یہ امتحان یکم نومبر کو ہوگا۔ تمام قائدین کرام اور امیدوار صاحبان نوٹ فرمالیں۔ جن قائدین نے ابھی تک امتحان میں شریک ہونے والوں کی فہرست ارسال نہیں کی۔ انکو چاہیئے کہ بہت جلد فہرست معہ فیس داخلہ ایک پیسہ کے حساب سے ارسال فرمائیں۔

خاکسار مرزا منور احمد مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دارالشکر کمیٹی کا اعلان

بتاریخ ۲۲/۱۰ اکو دارالشکر کمیٹی کے چار قرعے ڈالے گئے۔ پہلا قرعہ بابو سردار احمد خان صاحب ۶۵ کا اور دوسرا قرعہ بابو عبدالرحمٰن صاحب انبالہ ۳۲ کا۔ اور تیسرا قرعہ ماسٹر محمد بخش صاحب ۹۳ جام پور ضلع ڈیرہ غازی خان کا۔ اور چوتھا قرعہ قاری محمد امین صاحب قادیان کا نکلا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ ہر چہار اصحاب بموجب قواعد روپیہ لے سکتے ہیں۔

خاکسار محمد دین سیکرٹری دارالشکر کمیٹی قادیان ضلع گورداسپور

اطفال کے امتحان کی تاریخ میں تبدیلی

اطفال کا امتحان ۲۳ راکتوبر کی بجائے ۳۰ راکتوبر کو ہوگا۔

مہتمم اطفال

گنج (مغلپورہ) میں مناظرہ

رمضان المبارک کے بعد ۲۴/۲۵ راکتوبر ۱۹۴۲ء بروز ہفتہ و اتوار جماعت احمدیہ اور اہلحدیث کی نمائندہ جماعت المسلمین کے مابین بمقام گنج (مغلپورہ) میدان متصل "شاہ کمال" ان موضوعات پر تقریری مناظرہ ہوگا۔

(۱) حیات مسیح ناصری علیہ السلام

(۲) ختم نبوت

(۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیرون لاہور سے آنے والے احباب کیلئے رہائش اور خوراک کا بندوبست ہوگا۔ ایسے اصحاب مناسب بستر نیز اپنی مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا سکرٹری تبلیغ کی ایک مصدقہ چٹ ضرور ہمراہ لائیں۔ تاہمیں انتظامی امور میں سہولت رہے۔ بیرون لاہور سے آنیوالے دوست اپنی مصدقہ چٹ جناب شیخ محمد لطیف صاحب بی۔اے۔ ایل ایل۔ بی پلیڈر سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گنج کو دکھائیں۔

قمر اجنالوی
سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ

ثواب کا ایک اور نادر موقعہ

بیمار کا دل کمزور ہوتا ہے۔ اور اگر بیمار غربت و افلاس کا بھی شکار ہو۔ تو اس کے احساسات زیادہ قابل رحم ہوتے ہیں۔ اور پھر اگر کسی غریب و مفلس بیمار کو ہسپتال پہنچنے کے باوجود اس لیے دوا میسر نہ آئے۔ کہ ہسپتال کے بجٹ میں گنجائش نہیں۔ اور اس غریب کے پاس پیسے نہیں۔ تو اس غریب کی حالت سخت قابل رحم ہوتی ہے۔ اور اگر بیمار کے متعلق ڈاکٹر کا فیصلہ ہو۔ کہ اسے ہسپتال میں رہ کر علاج کرانا چاہیئے۔ لیکن اس کے کھانے کا انتظام اسے خود کرنا پڑے گا۔ اور وہ بالکل لاچار ہو۔ ایسے حالات میں وہ بیمار نہایت شکستہ دل اور پژمردہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کی مشیت اور حکمت نے بعض کو غریب اور بعض کو صاحب ثروت بنایا ہے۔ ہر شخص سے اسی کا حساب لیا جائیگا جو اس کو دیا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے کہ مالدار اپنے اموال سے غریبوں اور محتاجوں کی امداد کریں۔ اس امداد کے مختلف طریقے اور متعدد شعبے ہیں۔ جن میں سے ایک شعبہ وہ بھی ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ گزشتہ سال دوستوں نے اس طرف توجہ فرمائی تھی۔ الفضل میں ایک نوٹ بھی شائع کیا گیا تھا۔ جناب انچارج صاحب نور ہسپتال نے فرمایا۔ کہ گذشتہ سال احباب نے نور ہسپتال کی امداد کی تھی۔ اس سال خصوصیت سے اس طرف توجہ درکار ہے۔ کیونکہ ادویہ کی قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ اور امراض کا حملہ زور سے ہو رہا ہے۔ یہ ایک نیک تحریک ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے محتاج بیماروں کی سہولت و آرام کا موجب ہے۔ مرکزی ہسپتال کی امداد عام مواقع پر بھی کرنا ضروری ہے۔ صدقہ و خیرات کا یہ پہلو بہت مفید اور دستور ہے۔ لیکن اس کے ذریعہ بیمار اور غریبوں کی دلی دعائیں حاصل ہوتی ہیں۔ پس احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی امدادی رقوم (تھوڑی ہوں یا زیادہ) جناب انچارج صاحب نور ہسپتال قادیان کو ارسال فرمادیں۔ تا وہ اپنی زیر نگرانی اُن کے ذریعہ غریب بیماروں کے طعام و دوا میں ان کو صرف فرمائیں۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

محبوب جوانی

جوانی عمر کے کسی خاص حصے کا نام نہیں جوانی اس طاقت کا نام ہے۔ جو انسان اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ ایسا آدمی ہر عمر میں جوان ہے۔ اگر اس جوانی کی ضرورت ہے۔ تو مادۂ حیات پیدا کرنے والی دوا

محبوب جوانی

استعمال کریں۔ قیمت پچاس گولیاں تین روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے
لیبل

ریلوں میں زیادہ بھیڑ ہونے کی وجہ سے سامان ضائع یا غلط جگہ جاتا ہے۔ کیونکہ اُن کے مالک لیبل صحیح طریق پر نہیں لگاتے۔ اس لئے مسافروں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے فائدہ کیلئے ہر ایک سامان پر بذریعہ ریل بھیجنے سے پہلے لیبلوں کو اچھی طرح چسپاں کر دیا کریں۔

جنرل منیجر لاہور

رُوحانی علاج

استغفار اور دعا ہے جسمانی بیماریوں کے لئے ہومیو پیتھک علاج نہایت موزوں اور لطیف علاج ہے۔ دوائیں زود اثر کم خرچ ہیں۔ ہسٹیریا لیکوریا۔ دیگر نسوانی امراض۔ مردانہ پوشیدہ گندہ امراض۔ ذیابیطس۔ دمہ۔ دق بینہ داغ بواسیر مرگی۔ پرانا ملیریا۔ کالی کھانسی۔ پائیریا ناسور کنٹھ مالا گنٹھیا۔ تلی۔ سانپ کاٹے کی دوائی منگوائیے۔

ڈاکٹر ایم ایچ احمدی متعہ فرقت الفضل قادیان

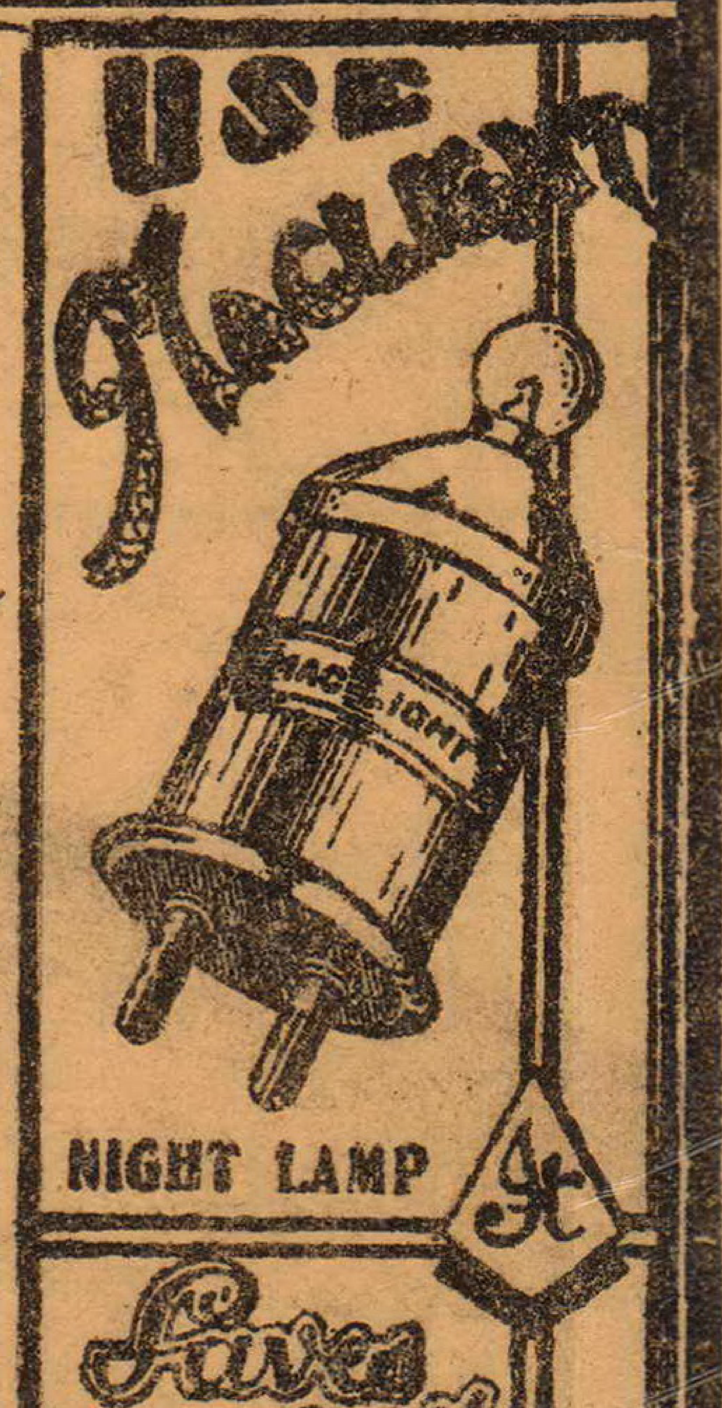

میک لائٹ اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں۔ بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے ہر جگہ بکتا ہے

میک ورکس قادیان

B.64

دی۔ پی وصول نہ کرنا نہ صرف اخلاقی کوتاہی ہے بلکہ "الفضل" کو دیدہ دانستہ نقصان پہنچانا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۳ اکتوبر۔ رات کے روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ دشمن نے سٹالن گراڈ پر ۲ حملے کئے۔ مگر ہر بار اسے پیچھے ہٹا دیا گیا۔ اور اسکی پیدل فوج کی دو بٹالین کا بالکل صفایا کر دیا گیا۔ ایک جرمن رجمنٹ نے پچاس ٹینکوں کے ساتھ تین بار بڑھنے کی کوشش کی۔ مگر ہر بار منہ کی کھائی۔ صرف ایک جگہ وہ کچھ آگے بڑھ سکی۔ شمال مغرب میں روسیوں نے دشمن کے مورچوں پر چھاپے مارے اور اسے بھاری نقصان پہنچایا۔ موزڈاک کے علاقہ میں روسی کچھ اور آگے بڑھے ہیں۔ نوورسک کے علاقہ میں دو سو جرمن سپاہی موت کے گھاٹ اتار دئے گئے۔ سٹالن گراڈ کی لڑائی اب بھی مدھم پڑی ہوئی ہے جرمن توپیں برسے زور کی گولہ باری کر رہی ہیں۔ مگر روسی توپیں بھی ان کے ہر گولہ کا جواب دیتی ہیں۔ اور دشمن کی شدید گولہ باری کے باوجود روسی اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جرمن دریائے ڈان کے موڑ کے پیچھے نئے حملہ کی تیاری کر رہے ہیں۔

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ امریکن وائس پریذیڈنٹ نے ایک بیان میں کہا کہ یورپ میں دوسرے مورچہ کا قیام ایک فوجی سوال ہے۔ اور امریکہ۔ برطانیہ و روس کے اعلیٰ افسروں میں گہرا میل جول موجود ہے۔ مسٹر روزولٹ کے سیکرٹری نے کہا کہ آج رات آپ جو تقریر براڈکاسٹ کر رہے ہیں۔ اس میں شاید دوسرے محاذ کا ذکر ہو۔ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ گذشتہ سال جب ہٹلر کو روس میں ناکامی ہوئی تو اسنے مسولینی سے روسی جنگ کیلئے دس لاکھ اطالوی سپاہیوں کا مطالبہ کیا اتنے تو نہ تاہم جتنے بھی مل سکے۔ ان کو جرمن اگلے مورچوں پر رکھتے ہیں۔ ہر جگہ ان کی یہی پالیسی ہے۔ کہ دوسری قوموں کے نوجوانوں کو اگلے مورچوں پر رکھیں اور ان سے جرمن سپاہیوں کیلئے رستہ صاف کرنیکا کام لیں۔ شاید نازی حکام یہ فیصلہ کر چکے ہیں۔ کہ جرمنی کے سوا کسی ملک کے نوجوانوں کو زندہ نہ رہنے دیا جائے۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ کل محوری طیاروں نے مالٹا پر نو بار حملے کرنے کی کوشش کی۔ اور ان کے ۲۲ ہوائی جہاز گرائے گئے۔ اتوار گذشتہ کو پندرہ جہاز گرائے گئے تھے۔ اسکے مقابلہ میں صرف ایک برطانی جہاز کام آیا۔ طبروق پر بھی اتحادی طیاروں نے کئی حملے کئے۔ اور گودیوں میں کئی جگہ آگ بھڑک اٹھی۔ العوبی کے میدانوں میں دشمن کے ذخائر پر بھی حملے کئے گئے۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔ خیال ہے کہ پٹرول کے ایک ذخیرہ میں آگ لگ گئی۔ بحیرہ روم میں دشمن کے ایک جنگی جہاز کو نشانہ بنایا گیا۔ اور اسکے تین شکاری ہوائی جہاز گرائے گئے۔ ایک کو نقصان پہنچایا گیا۔ مصر میں دشمن کے طیاروں نے وسطی محاذ پر اپنی فوجی چوکیوں پر ہی بم برسا دئے۔

جوہنس برگ ۱۳ اکتوبر۔ جنوبی افریقہ میں امریکن فوج پہنچ گئی ہے۔

چنگنگ ۱۳ اکتوبر۔ برطانیہ کا پارلیمنٹری کمشن چین آنے کے لئے لنڈن سے روانہ ہو چکا ہے چین جاتے ہوئے وہ ہندوستان میں بھی چند روز ٹھہریگا۔

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ مسٹر وینڈل ولکی اپنے دورہ کو ختم کر کے واپس امریکہ جاتے ہوئے ایلاسکا پہنچ گئے ہیں۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ آسٹریلین گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ روس میں بہت جلد اپنا سفیر مقرر کریگی۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ ہٹلر نے ڈنمارک کی نازی فوجوں کے کمانڈر انچیف کو الگ کر دیا ہے۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ نازی حکام نے اعلان کیا ہے کہ جو رومانوی سپاہی اپنی فوج سے دو دن غیر حاضر رہیگا اسے مفرور قرار دیکر گولی مار دیجائیگی۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ جرمنی میں پانچ اشخاص کو غداری کے الزام میں پھانسی دیا گیا ہے۔ ان میں ایک ۲۲ سالہ عورت بھی ہے۔

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ سندھ میں کولیشن وزارت قائم کرنے کی کوشش میں ہیں۔ مسلم لیگ پارٹی کے صدر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اگر مسٹر جناح نے اجازت دی۔ تو جیسے آسام میں ہوا ہے۔ سندھ میں بھی لیگ پارٹی کولیشن وزارت قائم کرنے میں مدد دے گی۔ اسمبلی کے اجلاس میں مسٹر اللہ بخش پر عدم اعتماد کی تحریک پیش ہونے کی صورت میں پارٹی ہر اس شخص کی مدد کرے گی جو ان کے مقابل پر کھڑا ہوگا۔

بمبئی ۱۳ اکتوبر۔ کل یہاں ایک مل میں آگ لگ گئی۔ جو معلوم ہوتا ہے کہ آتشگیر مادہ سے لگی۔ مگر نقصان بہت معمولی ہوا۔ جانی نقصان بالکل نہیں ہوا۔

پشاور ۱۱ اکتوبر۔ حکومت سرحد کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ایک سو کے قریب سرخپوشوں نے کچہری پر حملہ کر دیا۔ اور ریکارڈ تباہ کرنے کی کوشش کی۔ پولیس نے ان سرخپوشوں کو احاطہ کچہری سے نکال دیا جس پر سرخپوشوں اور ہجوم نے پولیس پر خشت باری شروع کر دی۔ صورت حال نازک ہوگئی۔ پولیس کو گولی چلا کر حالات پر قابو پانا پڑا۔ پولیس کی گولیوں سے تین آدمی ہلاک اور کچھ زخمی ہوئے۔ بارہ پولیس کے سپاہی زخمی ہوئے۔

ماسکو ۱۱ اکتوبر۔ سوویٹ ہائی کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ ایک ہزار جرمن طیاروں کی زبردست بمباری سے سٹالن گراڈ کی تمام عمارات تباہ ہوگئی ہیں۔ سٹالن گراڈ پر ہر روز ایک ہزار بم گرائے جاتے ہیں لیکن اس خوفناک بمباری کے باوجود روسی بہادری سے اپنے مورچوں پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ جرمن ریڈیو اور جرمن نیوز ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ قفقاز میں دھند۔ سردی اور برفباری کی وجہ سے پیشقدمی رک گئی ہے۔ اور فوجی کارروائی میں زبردست رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ جرمن فوجیں اب اپنے مورچوں کو مضبوط بنا رہی ہیں۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ گورنر پنجاب نے اخبار "زمزم" کی اشاعت ایک سال کے لئے ممنوع ٹھہرا دی ہے۔ یہ اخبار ہفتہ میں دو مرتبہ لاہور سے شائع ہوتا ہے یہ کارروائی ضوابط دفاع ہند کے رو سے کی گئی ہے یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ اس صوبہ میں کسی چھاپہ خانہ کو "زمزم" چھاپنے کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ یہ بھی ایک سال تک نافذ العمل رہیگا۔

واشنگٹن ۱۱ اکتوبر۔ امریکہ کے ایوان نمائندگان نے کل ٹیکس بل کو منظور کر لیا۔ اس بل کی نظیر تاریخ امریکہ میں نہیں ملتی۔ اس کی رو سے افراد پر ۵ فیصدی وکٹری ٹیکس لگایا گیا ہے۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ چار کروڑ تیس لاکھ افراد سے چھ ساڑھے چھ ارب سٹرلنگ (پاؤنڈ) وصول ہو جایا کرے۔ اس بل پر پانچ روز بحث جاری رہی۔

چنگنگ ۱۱ اکتوبر۔ برطانی سفیر نے بارہ لاکھ پاؤنڈ کا چک شنبہ کو مارشل چیانگ کائی شیک کے حوالے کر دیا۔ متحدہ امدادی سرمایہ میں سے یہ پہلی امدادی قسط چین کو بھیجی گئی ہے۔

واشنگٹن ۱۱ اکتوبر۔ امریکہ کے محکمہ بحری نے اعلان کیا ہے کہ جزائر سالومن میں جاپانی تباہ کن جہازوں اور کروزروں کی حفاظت میں برابر فوجیں لا رہے ہیں۔ امریکی طیاروں نے ان جہازوں اور کروزروں پر زبردست بمباری کی۔ چار ارٹن کشتیوں کو تباہ کر دیا گیا۔ ایک کروزر کو ناکارہ بنا دیا۔ اور ایک تباہ کن جہاز غرق کر دیا گیا۔ اور دوسرے کو نقصان پہنچایا گیا۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب نے آج شام ہلال عید دیکھکر جنگ کے مختلف میدانوں میں لڑنے والے مسلمان سپاہیوں کے نام مندرجہ ذیل پیغام دیا ہے۔ میں مسلمانان پنجاب کی طرف سے اپنے ان تمام مسلمان بھائیوں کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جو اپنے ملک کی حفاظت اور مسلمانوں کی عزت و وقار کے لئے میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں۔ ہم ان کی سلامتی اور کامیاب واپسی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

واشنگٹن ۱۳ اکتوبر۔ کل رات مسٹر روزولٹ نے اہل امریکہ کے نام ایک پیغام براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا کہ نازی سمجھتے ہیں۔ ان کیخلاف دوسرا محاذ قائم نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اتحادی ممالک نے جنگی چالوں کے بارہ میں بعض اہم فیصلے کر رکھے ہیں۔ اور اس پر متفق ہیں۔ کہ جرمنوں اور جاپانیوں کے خلاف دوسرا محاذ قائم کیا جانا ضروری ہے۔ مگر وہ کب اور کہاں ہوگا۔ یہ ابھی نہیں بتایا جا سکتا۔

ماسکو ۱۳ اکتوبر۔ تین روز مدھم رہنے کے بعد سٹالن گراڈ کی لڑائی کا زور پھر بڑھ گیا ہے۔ گو جرمنوں کے نئے حملے نے ابھی تک ایسی شدت اختیار نہیں کی۔ جو پہلے حملوں میں تھی۔ شہر کے شمال مغرب میں انہوں نے جتنے حملے کئے۔ ان کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔ ایک اور حصہ میں روسی سپاہی رات کی تاریکی میں جرمن مورچوں کے اندر جا گھسے اور ساٹھ جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار کر واپس آگئے۔ جنوب کی طرف بھی روسی کچھ آگے بڑھے ہیں۔

لنڈن ۱۳ اکتوبر۔ نیوگنی میں آسٹریلین اور جاپانی فوجوں میں جھڑپیں شروع ہوگئی ہیں۔ اور جاپانی اس درہ کو بند کرنے کی کوشش میں ہیں۔ جو کمپلٹن کے پاس ہے۔

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ سپلائی کے ذرائع میں مشکلات کیوجہ سے اضلاع فیروزپور۔ لائلپور۔ جالندھر۔ لدھیانہ اور سرگودھا میں جائز کوپنوں کے باوجود پٹرول نہ مل سکیگا۔

حیاتین:- یہ گولیاں بدہضمی کو دور کرتی۔ اور بھوک کو بڑھاتی ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی ۳۲ گولیاں
طبیہ عجائب گھر قادیان

آپکو لڑکے کی خواہش ہے

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ۹۹ فیصدی مجرب نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہوں ان کو حمل کے پہلے مہینے سے "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت پندرہ روپے مکمل کورس۔ مناسب ہوگا۔ کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں جن کا نام

"ہمدردِ نسواں"

ہے دیجائیں۔ تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے۔ **ملنے کا پتہ**
دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)